سوال

(27) رمضان کے روزوں کی قضا اور تسلسل

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک خاتون کے ذمے رمضان کے کچھ روزے تھے، وہ اگلے مہینے یہ گنتی پوری کرنے لگی۔ وہ روزہ رکھ کر رشتہ داروں کے گھر گئی تو انھوں نے اس سے روزہ تڑوا دیا، اس خاتون نے لاعلمی کی بنیاد پر (اس کے ذمے جو فرض روزہ تھا) توڑ دیا۔ اب اس کے لئے کیا حکم ہے نیز یہ مسلسل رکھنے پڑیں گے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

راجح تحقیق میں، شرعی عذر سے رمضان کے قضاء شدہ روزوں کے لئے تسلسل اور ترتیب ضروری نہیں ہے۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''ان شئت فاقض رمضان متتابعا وان شئت متفرقا'' (مصنف ابن ابی شیبہ، مرقمہ نسخہ ج ۱ ص ۲۹۳ ح ۹۱۱۵، دوسرا نسخہ ج ۳ ص ۳۲ وسندہ صحیح، السنن الکبریٰ للبیهقی ج ۴ ص ۲۵۸)

یعنی اگر تو چاہے تو رمضان کی قضاء مسلسل اور ترتیب سے رکھ اور اگر چاہے تو بغیر تسلسل و بغیر ترتیب کے رکھ۔ اس کی سند صحیح ہے۔

سیدنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''احص العدة وصم کیف شئت''

تعداد کا شمار کرلو اور جس طرح چاہو روزے رکھو۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ح ۹۱۳۳، سنن دار قطنی ج ۲ ص ۱۹۲ ح ۲۲۹۵، السنن الکبریٰ للبیهقی ج ۴ ص ۲۵۸)

اس کی سند حسن ہے۔

اس مفہوم کے اقوال معاذ بن جبل، عبداللہ بن عباس، ابوہریرہ اور جمہور صحابہ سے مروی ہیں۔ رضی اللہ عنھم اجمعین

قرآن مجید کا عموم بھی اس کی تائید کرتا ہے۔ تاہم اگر تسلسل سے روزے رکھے تو یہ بہتر ہے مگر ضروری نہیں ہے۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ اس عورت کا ایک فرض، قضاء روزہ لاعلمی کی بنیاد پر ٹوٹ گیا تو وہ دوبارہ یہی قضاء روزہ دوسرے کسی دن رکھے گی۔ اس کے لئے اس قضاء روزے کا کوئی کفارہ نہیں ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)]

ج2ص139

محدث فتویٰ